84982- محرم عورتوں سے زنا کا جرم اور گناہ زیادہ شدید ہے

سوال

محرم عورت سے زنا کی حد کیا ہے، اور کیا اس سے توبہ ممکن ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

محرم عوتوں سے زنا کرنا غیر محرم
عورتوں کے ساتھ زنا سے زیادہ گناہ ہے، کیونکہ اس میں قطع رحمی، اور صلہ رحمی پر
زیادتی واذیت ہے کیونکہ صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا گیا ہے نہ قطع رحمی.

بعض علماء کرام تو کہتے ہیں کہ محرم
عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرنے والے کو مطلقا قتل کیا جائیگا، چاہے وہ شادی شدہ
ہو یا غیر شادی شدہ، یہ امام احمد کی ایک روایت ہے.

اور جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ
اسے زنا کی حد لگائی جائیگی، تو اس طرح شادی شدہ کو رجم کیا جائیگا، اور غیر شادی
شدہ کو ایک سو کوڑے مارے جائینگے، چاہے یہ گناہ کے اعتبار سے زیادہ ہے.

اور مطالب اولی النھی میں درج ہے :

"زنا کے متعلق احادیث کے عموم کی
بنا پر اپنی محرم عورت مثلا بہن کے ساتھ زنا کرنے والا کسی عام عورت کے ساتھ زنا
کرنے والے کی طرح ہی ہے، اور اس سے یعنی امام احمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ : ہر
حال میں محرم عورت کے ساتھ زنا کرنے والے کو قتل کیا جائیگا، یعنی شادی شدہ ہو یا
غیر شادی شدہ.

امام احمد رحمہ اللہ سے کہا گیا : تو
عورت کے متعلق کیا ہے ؟ تو امام احمد رحمہ اللہ نے کہا : دونوں ایک ہی معنی میں ہیں.

اور مذہب وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا
ہے (یعنی محرم کے ساتھ زنا کرنا دوسری عورت کی طرح ہی ہے). انتہی.

دیکھیں : اولی النھی (181/6).

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی ماں،
بیٹی اور بہن کے ساتھ وطئ کرنے کے متعلق کہتے ہیں :

"بلاشبہ اس سے طبعی طور پر مکمل
نفرت ہے، باوجود اس کے کہ ایک قول کے مطابق اس میں حد زیادہ شدید ہے، کہ اسے ہر
حالت میں قتل ہی کیا جائیگا، چاہے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، امام احمد کی دو
روایتوں میں سے ایک روایت یہی ہے، اور اسحاق بن راھویہ اور اہل حدیث میں سے ایک
جماعت کا بھی قول یہی ہے.

اور ابوداود رحمہ اللہ نے براء بن
عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

"میں اپنے چچا کو ملا تو انہوں نے
جھنڈا اٹھا رکھا تھا، میں نے انہیں کہا :

کہا کا ارادہ ہے ؟

تو وہ کہنے لگے : مجھے رسوکریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کی گردن اڑانے اور اس کا مال لینے کے لیے بھیجا ہے
جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے"

علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء
الغلیل حدیث نمبر (2351) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور سنن ابوداود اور ابن ماجہ میں
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"جو شخص اپنی محرم عورت سے زنا کرے
اسے قتل کردو"

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے
ضعیف الجامع حدیث نمبر (5524) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

.... مسلمان اس پر متفق ہیں کہ جس نے
بھی اپنی محرم عورت کے ساتھ زنا کرے تو اس پر حد جاری ہوگی، صرف حد لگانے کے طریقہ
میں اختلاف ہے کہ آیا ہر حالت میں قتل کیا جائیگا یا کہ زنا کی حد لگائی جائیگی ؟

اس میں دو قول ہیں :

امام شافعی امام مالک کا مسلک، اور
امام احمد کی ایک روایت یہ ہے کہ اس کی حد زنا کی حد ہے.

اور امام احمد اور اسحاق اور اہل
حدیث کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ اس حد ہر حال میں قتل ہے " انتہی.

ماخوذ از : الجواب الکافی صفحہ نمبر (
270) مختصرا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ محرم عورت
کے ساتھ زنا کرنے والے کو ہر حال میں قتل کرنے والا قول اختیار رہے.

ان کا کہنا ہے :

"مولف کی ظاہر کلام یہ ہے کہ : محرم
اور غیر محرم عورت کے ساتھ زنا کرنے میں کوئی فرق نہیں لیکن محرم عورت کے ساتھ زنا
کی حد میں ہر حالت میں اسے قتل کیا جائیگا، کیونکہ اس میں صحیح حدیث وارد ہے، ابن
قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " الجواب الکافی " میں یہ اختیار کیا ہے کہ جو محرم
عورت سے زنا کرے اسے ہر حالت میں قتل کیا جائیگا.

مثلا : اگر اس نے اپنی بہن سے زنا کیا
(اللہ محفوظ رکھے) یا اپنی پھوپھی، یا خالہ، یا ساس، یا اپنی اس بیوی کی بیٹی سے
جس کے ساتھ دخول کیا ہو، یا اس کے مشابہ تو اسے ہر حال میں قتل کیا جائیگا؛ کیونکہ
یہ شرمگاہ کسی بھی حالت میں حلال نہیں، کیونکہ یہ اس کی محرم میں سے ہے، اور اس لیے
بھی کہ یہ عظیم فحش کام ہے.

محرم عورت کے ساتھ زنا کرنے والے کو
قتل کرنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحیح حدیث وارد ہے، اور امام احمد
سے ایک روایت بھی یہی ہے، اور صحیح یہی ہے کہ جو شخص اپنی محرم عورت کے ساتھ زنا
کرے اسے قتل کیا جائیگا، چاہے وہ غیر شادی شدہ ہی ہو" انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (132/6)
طبع هجر.

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

"زنا مصدر کی بنا پر زنا کا گناہ
مختلف اور اس کا جرم بڑا ہو جاتا ہے چنانچہ محرم یا شادی شدہ عورت سے زنا کرنا ایک
اجنبی اور عام عورت یا خاوند کے بغیر عورت سے زنا کرنے سے زیادہ بڑا جرم ہے، کیونکہ
اس میں خاوند کی حرمت کو پامال کرنا، اور اس کے بستر کو پراگندہ کرنا، اور اس سے
ایسا نسب معلق کرنا ہے جو اس کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا، اور اس کے علاوہ بھی کئی ایک
اذیتیں ہیں.

تو خاوند کے بغیر اور ایک اجنبی عورت
کے ساتھ کرنے سے یہ زیادہ بڑا جرم ہے، اور اگر اس کا خاوند پڑوسی ہو تو اس کے ساتھ
پڑوس کا گناہ میں مل جائیگا، اور پڑوسی کو سب سے بڑی اذیت سے دوچار کرنا بھی ہے جو
کہ سب سے بڑی اور غلط حرکت ہے.

اور اگر وہ پڑوسی بھائی بھی ہو، یا
پھر قریبی رشتہ دار تو اس میں قطع رحمی کے گناہ کا بھی اضافہ ہو جائیگا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح
حدیث میں ثابت ہے کہ:

"وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس
کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ رہتا ہو"

اور پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے
سے بڑھ کر کوئی بڑی اذیت اور مصیبت نہیں، اور اگر پڑوسی اللہ تعالی کی اطاعت و
عبادت یا طلب علم اور جھاد کے سلسلہ میں گھر سے باہر گیا ہو تو پھر گناہ اور بھی

زیادہ ہو جاتا ہے، حتی کہ فی سبیل اللہ جہاد میں گئے ہوئے شخص کی بیوی سے زنا کرنے والے شخص کو قیامت کے روز کھڑا کیا جائیگا اور مجاہد اس کے عمل میں سے جو چاہے لے لے گا.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"مجاہدین کی بیویوں کی حرمت گھر
بیٹھے ہوئے اشخاص کے لیے اسی طرح ہے جس طرح ان کی ماؤں کی حرمت ہے، اور جہاد سے پیچھے رہنے والوں میں جو شخص بھی کسی مجاہد کے گھر والوں کی دیکھ بھال کرتا، اور اس میں خیانت کا مرتکب ہو تو روز قیامت اسے کھڑا کر کے اس کے اعمال سے جو چاہے لے لے گا، تو تمہارا کیا خیال ہے ؟"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1897).

یعنی آپ کا کیا خیال ہے کہ آیا وہ اس
کی کوئی نیکی چھوڑے گا ؟ یہ فیصلہ اس وقت کا ہے جب اسے ایک نیکی کی بھی شدید ضرورت ہوگی تو جو چاہے وہ اس کی اعمال میں سے لے سکتا ہے.

اور اگر اتفاقا وہ عورت اس کی رشتہ
دار بھی ہو تو اس میں قطع رحمی کا گناہ بھی شامل ہو جائیگا، اور اگر وہ زانی شادی شدہ بھی ہو تو پھر اس کا گناہ اور بھی زیادہ ہے، اور اگر بوڑھا ہو تو پھر اس کی سزا اور گناہ اور بھی زیادہ ہے، اور اگر وہ زنا حرمت والے مہینہ یا حرمت والے شہر میں کیا گیا ہو تو اس کا گناہ اور بھی بڑھ جائیگا، یا ان اوقات میں کیا گیا ہو جو اوقات اللہ تعالی کے ہاں بہت زیادہ عظمت والے ہیں، مثلا نمازوں کے اوقات یا قبولیت کے اوقات تو اس کا گناہ اور بھی زیادہ ہو جائیگا" انتہی.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (20/24
).

دوم :

جو شخص بھی اس بیماری اور گناہ میں
بتلا ہو جائے اسی جتنی جلدی ہو سکے اس سے توبہ کر لینی چاہیے، کیونکہ ہر گناہ سے

توبہ کرنا صحیح ہے، چاہے وہ گناہ کتنا بھی بڑا اور عظیم ہی کیوں نہ ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{کیا انہیں معلوم نہیں کہ یقینا
اللہ تعالی ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے، اور صدقات لیتا ہے، اور یقینا
اللہ تعالی ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے}.التوبۃ(104).

اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی
کا فرمان اس طرح ہے :

.{اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ
کسی اور کو الہ نہیں بناتے اور نہ ہی وہ اللہ تعالی کے حرام کردہ کسی نفس کو ناحق
قتل کرتے ہیں، اور نہ ہی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ گنہگار
ہے، اسے روز قیامت ڈبل عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلیل ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا،
لیکن جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ کرے، تو یہی وہ لوگ ہیں
اللہ تعالی جن کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتے ہیں، اور اللہ تعالی بخشنے والا
رحم کرنے والا ہے}.الفرقان(68–70).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی
ہے :

.{اور یقینا بلاشبہ میں اس شخص کو
بخشنے والا ہوں جو توبہ کرکے ایمان لے آتا ہے، اور نیک وصالح اعمال کرتا ہے، اور
پھر ہدایت پر آجاتا ہے}.طہ(82).

اس آیت میں اس بات کی طرف راہنمائی
کی گئی ہے کہ توبہ کرنے والے شخص کو اعمال صالحہ کثرت کے ساتھ کرنے چاہیں، اور وہ
ہدایت کی راہ پر چلے، اور گمراہی کے اسباب سے دور رہے.

واللہ اعلم.